سوال

آپ کا سوال نمبر (4156) کا بند نمبر (2) کے جواب کی بنا پر یہ ہے کہ پھر ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ قرآن کریم کو مکمل پڑھا اور سیکھا جائے یا یہ کہ رمضان کریم میں قرآن پڑھا جائے۔۔ الخ، جو بھی ضرورت ہو تو سورۃ اخلاص پڑھ لی جائے۔ میرا خیال ہے کہ آپ سے غلطی ہوئی ہے کہ سورۃ اخلاص قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے یہ تو بہت ہی حیران کن بات ہے کہ ہم یہ اعتقاد رکھیں کہ سورۃ اخلاص کو تین مرتبہ پڑھنے سے مکمل قرآن کی برکت حاصل ہوتی ہے، تو پھر اس وقت تو مکمل قرآن کو کوئی فائدہ نہ ہوا؟

جواب

الحمد للہ

اول :

یہ وہ کچھ احادیث ہیں جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۃ اخلاص کی فضیلت میں ثابت ہیں اور ان میں اس بات کا ذکر ہے کہ یہ سورت قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک شخص کو سنا کہ وہ قل ھواللہ احد کو بار بار پڑھ رہا ہے تو وہ صبح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اس بات کا تذکرہ کیا، گویا کہ انہوں نے اسے قلیل جانا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے (اس ذات کی قسم جس کے ھاتھ میں میری جان ہے بیشک یہ سورۃ قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے)۔ صحیح بخاری (6643).

ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(کیا تم میں سے کوئی ایک رات میں قرآن کا تیسرا حصہ پڑھنے سے عاجز ہے؟ تو صحابہ کرام کہنے لگے قرآن کا تیسرا حصہ کس طرح پڑھا جائے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل ھواللہ احد قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے) صحیح مسلم (811)۔

ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جمع ہو جاؤ کیونکہ میں تم پر قرآن کا تیسرا حصہ پڑھوں گا تو جمع ہوا وہ ہو گیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور قل ھواللہ احد پڑھی اور پھر چلے گئے، تو ہم ایک دوسرے کو کہنے لگے کہ آسمان سے کوئی خبر آئی ہے جس کی بنا پر آپ اندر چلے گئے ہیں، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور کہنے لگے کہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ میں تم پر قرآن کا تیسرا حصہ پڑھوں گا خبردار بیشک یہ قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے) صحیح مسلم (812)۔

دوم :

اللہ تبارک وتعالی کا فضل بڑا وسیع ہے، اور اللہ تعالی نے اس امت پر بڑا فضل وکرم کیا ہے کہ اس کی عمر کم ہونے کے عوض چھوٹے چھوٹے کاموں پر بہت ہی زیادہ اجر وثواب رکھا ہے، اور اس بات پر تعجب ہے کہ کچھ لوگ خیر اور بھلائی کے کام زیادہ کرنے کی حرص رکھیں وہ اس کے بدلہ میں سستی اور اطاعت میں کاہلی کا شکار ہو گئے ہیں، یا پھر وہ اس اجر وثواب پر تعجب کرتے اور اسے بعید سمجھتے ہیں۔

اور حدیث کے معنی کے متعلق یہ ہے کہ :

جزاء یعنی بدلہ اور اجزء (یعنی کسی دوسرے سے کافی ہوجائے) میں فرق ہے اور یہی وہ چیز ہے جس میں سائل فرق نہیں کرسکا اور اشکال میں پڑھ گیا ہے ۔

جزاء اس اجر اور ثواب کو کہا جاتا ہے جو کہ اللہ تعالی اپنی اطاعت کے بدلہ میں دیتا ہے ۔

اوراجزاء یہ ہے کہ وہ چیز جو کسی دوسری چیز کی جگہ لے اور اس سے کفایت کرجائے ۔

تو قل ھواللہ احد پڑھنے کی جزاء اور بدلہ ثلث قرآن پڑھنے کے برابر ہے یہ نہیں کہ یہ قرآن کا تیسرا حصہ پڑھنے سے کفایت کرے گا ۔

مثلا اگر کوئی یہ نذر مانے کہ وہ قرآن کا تیسرا حصہ پڑھے گا تو اس کے لئے قل ھواللہ احد پڑھنا کافی نہیں کیونکہ یہ اجرو ثواب میں ثلث قرآن کے برابر ہے ، نہ کہ ثلث قرآن کے پڑھنے میں یہ کافی ہوگی ۔

اوراسی طرح یہ مثال تین مرتبہ پڑھنے میں بھی ہے ، تو جس سے اسے نماز میں تین بار پڑھ لیا تو یہ سورۃ فاتحہ سے کفایت نہیں کرے گی ، اس کے باوجود کہ اسے اجرو ثواب مکمل قرآن کریم کا ملے گا ، لیکن اس کا یہ معنی نہیں کہ یہ اسے سورۃ فاتحہ کی جگہ پر بھی کافی ہے ۔

اوراسی طرح شریعت میں بھی ہے کہ شارع نے حرم مکی میں ایک نماز پڑھنے والے کو ایک لاکھ نماز کا اجرو ثواب دیا ہے ، تو کیا اس فضل ربانی سے یہ سمجھنا چاہئے کہ دسیوں سال نماز کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ اس نے ایک نماز حرم مکی میں پڑھ لی ہے جو کہ ایک لاکھ کے برابر ہے ؟ تو یہ سب اجر ثواب میں ہے لیکن کفایت ایک اور چیز ہے ۔

پھر دوسری بات یہ ہے کہ آج تک کسی اہل علم نے یہ نہیں کہا کہ ہمیں قرآن کریم کی حاجت وضرورت نہیں اور یہ کہ قل ھواللہ احد اس سے کافی ہے ، اہل علم میں سے صحیح قول تو یہ ہے کہ اس سورۃ کو فضل عظیم حاصل ہے اس لئے کہ قرآن کریم تین اقسام پر نازل ہوا ہے ، اس میں سے ثلث احکام ہیں اور ثلث وعد اور وعید کے لئے اور ثلث اسماء وصفات کے لئے ہے ۔

اوراس سورۃ میں اسماء وصفات جمع ہیں ۔ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کا یہی قول ہے اور اسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے حسن قرار دیا ہے ۔ مجموع الفتاوی (17/ 103) ۔

اور مسلمان باقی دونوں اوامر یعنی احکام اور وعد اور وعید سے مستغنی نہیں ہوسکتا اور نہ ہی ان کی اسے کتاب اللہ کو دیکھے اور اس میں غوروفکر کیئے بغیر ان دونوں کی معرفت ہوسکتی ہے ، اور نہ ہی اس آدمی کے لئے جو کہ سورۃ قل ھواللہ احد پر ہی رہے یہ ممکن ہے کہ وہ ان دونوں اوامر کو جان سکے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ :

اور صحیح یہ ہے کہ جس طرح اموال کی مختلف جنسیں ہیں یعنی کھانے اور پینے اور پہننے اور رہنے اور نقدی وغیرہ والی جنس تو اسی طرح ثواب کی مختلف جنسیں ہیں ، تو جب آدمی کسی مالی جنس کا مالک بن جائے جو کہ مثلا ہزار دینار کے برابر ہو تو اس سے یہ لازم نہیں آئے گا کہ اب وہ ساری مالی جنسوں سے بھی کافی ہے ، بلکہ اگر اس کے پاس مال جو کہ کھانے کی شکل میں ہے ہو تو اسے لباس اور رہائش کی بھی ضرورت ہوگی ، اوراسی طرح اگر اس کے پاس نقدی جنس کے علاوہ کوئی اور ہو تو وہ اس کے علاوہ اور کا بھی محتاج ہوگا ، اوراگر اس کے پاس صرف نقدی ہو تو وہ ان ساری انواع کا محتاج ہوگا جو کہ اس کے منافع اور انواع کا محتاج ہے ۔

اور سورۃ الفاتح میں بہت سے منافع ہیں مثلا اس میں حمدوثنا اور دعا ہے انسان جس کا محتاج ہے تو اس کے قائم مقام قل ھواللہ احد نہیں ہوسکتی ، چاہے اس کا اجر ثواب کتنا ہی عظیم ہی ہے تو اس اجر عظیم سے اس کا پڑھنے والا سورۃ فاتحہ کے اجر کے ساتھ اس سے بھی مستفید ہوگا ، تو لھذا اگر کسی نے نماز میں سورۃ فاتحہ کے بغیر صرف قل ھواللہ احد پڑھی تو اس کی

نماز صحیح نہیں ہوگی، اوراگر یہ بھی مان لیا جائے کہ اس نے مکمل قرآن پڑھا لیکن فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی، اس لئے کہ فاتحہ کے معانی میں ایسی حوائج اصلیہ ہیں جس کے بغیر بندوں کا کوئی چارہ ہی نہیں ۔

مجموع الفتاوی (131/17)۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

قرآن کریم میں جو اوامر و نواہی اور قصص ہیں لوگ اس کے محتاج ہیں، اگرچہ توحید اس سے بھی زیادہ بڑی اور عظیم چیز ہے، تو جب انسان جن افعال سے اسے روکا گیا اور جس کا اسے حکم دیا گیا ہے اس کی معرفت کا محتاج ہے اور اسے چاہئے کہ وہ قصص اور وعدووعید سے عبرت حاصل کرے، تو یہ سب کسی اور چیز کی جگہ نہیں لے سکتے، اس لئے توحید ان کی جگہ اور قصص امر اور نہی کی جگہ نہیں لے سکتے، اور نہ ہی امر اور نہی قصص کی جگہ لے سکتے ہیں، بلکہ اللہ تعالی نے جو کچھ بھی نازل فرمایا ہے اس سے لوگ نفع مند ہورہے اور اس کے محتاج ہیں ۔

تو اگر انسان قل ھو اللہ احد پڑھے تو اسے ثلث قرآن کا اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے لیکن اس سے یہ ضروری نہیں کہ یہ اجر و ثواب اسی جنس سے ہو جو کہ باقی قرآن پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے، بلکہ ہوسکتا ہے کہ وہ امر و نہی اور قصص سے وہ ثواب حاصل کرنے کا محتاج ہو تو قل ھو اللہ احد اس کی جگہ اور یہ اس کی جگہ نہیں لے سکتا ۔

پھر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ :

تو وہ معارف جو کہ مکمل قرآن پڑھنے سے حاصل ہوتے ہیں وہ صرف یہ سورت پڑھنے سے حاصل نہیں ہوں گے، تو ثواب کی اس نوعیت کے اعتبار سے مکمل قرآن پڑھنے والا قل ھو اللہ احد کو تین مرتبہ پڑھنے والے سے افضل ہے، اگرچہ قل ھو اللہ احد تین مرتبہ پڑھنے والے کو بھی اس قدر ہی ثواب حاصل ہوگا لیکن یہ ایک ہی جنس ہے جس میں کوئی انواع نہیں کہ بندہ جن کا محتاج ہو، مثلا جس کے پاس تین ہزار دینار ہوں اور دوسرے کے پاس کھانا اور لباس اور رہائش اور تین ہزار دینار کے برابر نقدی ہو، تو اس کے پاس وہ کچھ ہے جو سب معاملات میں ان سے نفع مند ہورہا ہے اور اور وہ جو کچھ اس کے پاس ہے اس کا محتاج ہے، اگرچہ اس کے پاس بھی اس کر برابر مال ہے ۔

اور اسی طرح اگر اس کے پاس اچھی قسم کا کھانا ہو جو کہ تین ہزار دینار کے برابر ہے تو وہ لباس اور رہائش اور دفاع کے لئے اسلحہ اور ادویات وغیرہ کا بھی محتاج ہے جو کہ صرف کھانے سے حاصل نہیں ہوسکتا۔

مجموع الفتاوی (139-137/17)۔

واللہ تعالی اعلم .